ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 02. October-December 2411.Page# 2383-2420
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Islamic Teachings on the Importance of Time and an Analytical Study of Time Wastage in the Contemporary Era

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں وقت کی اہمیت اور عصرِ حاضر میں وقت کے ضیاع کا تجزیاتی مطالعہ

Qazi Muhammad Imdad
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
Bahria University, Islamabad.
Email ID: imdadqazi192@gmail.com

Abstract

This research elucidates the profound significance of time within the framework of Islamic teachings and conducts an analytical exploration into the pervasive phenomenon of time wastage in the modern world. Grounded in the primary sources of Islam the Qur'ān, Ḥadīth, the Seerah of the Prophet Muhammad (ﷺ), and the exemplary conduct of his Companions and pious predecessors the study systematically examines the theological, moral, and practical dimensions of time as a divine trust and a finite resource. It highlights how Islam categorically emphasizes time management as an act of worship and a measure of personal accountability in both worldly and spiritual pursuits. The paper further investigates the multifaceted impact of contemporary technological advancements, digital distractions, social media consumption, and evolving cultural norms on the efficient utilization of time. Special attention is given to identifying key behavioral, psychological, and environmental factors that contribute to procrastination, unproductive routines, and a general disregard for time's value in modern society. In its concluding section, the study synthesizes Islamic principles with contemporary time-management strategies to propose a holistic, faith-centered framework. This includes actionable guidelines aimed at cultivating mindfulness, discipline, and intentionality in daily activities, enabling Muslims to navigate modern challenges while remaining aligned with Islamic ethics and purposeful living.

Keywords: *Time management, Importance of time, Qur'ān , Ḥadīth Teachings, Seerah and Companions, Contemporary challenges, Islamic ethical framework, Modern Distractions, Practical Guidelines, Analytical Study.*

تمہید

وقت انسانی حیات کا وہ سرمایہ ہے جس کی مثال کسی دوسری نعمت میں نہیں ملتی۔ انسان دنیا میں محدود مدت کے ساتھ بھیجا جاتا ہے اور ہر گزرتا لمحہ اس کے وجود سے ایک حصہ کم کر دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں وقت کو محض گزرنے والے پل نہیں سمجھا گیا بلکہ اسے ایک ایسی عظیم ذمہ داری قرار دیا گیا ہے جس کی قدر و حفاظت ایمان اور عمل کا حصہ ہے۔ قرآنِ کریم وقت کے مختلف پہلوؤں کو اس انداز سے بیان کرتا ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر لمحے کو مقصد اور شعور کے ساتھ گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات کی قسمیں کھا کر یہ حقیقت واضح کی ہے کہ وقت کا ضائع ہونا در حقیقت انسانی خسارے کا سبب بنتا ہے۔

اسلام نے انسان کو اس کائناتی نظم کے ساتھ ہم آہنگ زندگی گزارنے کی دعوت دی ہے جس کی بنیاد وقت کی پابندی، ترتیبِ عمل، اور ذمہ دارانہ طرزِ حیات پر قائم ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ اس بات کا روشن نمونہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے وقت کو عبادت، علم، دعوت، خدمتِ خلق اور معاشرتی ذمہ داریوں کے درمیان متوازن انداز میں کیسے تقسیم کرے۔ سلف صالحین نے بھی وقت کو زندگی کی اصل حقیقت قرار دیتے ہوئے یہ باور کرایا کہ علم، کردار اور تہذیب کی بنیاد وقت کے درست استعمال پر ہے۔

عصرِ حاضر میں اگرچہ زندگی تیز رفتار ہو چکی ہے، مگر اس کے باوجود انسان پہلے سے زیادہ وقت کے بحران کا شکار دکھائی دیتا ہے۔ ٹیکنالوجی کی بہتات، مصروفیات کا انتشار، اور سوشل میڈیا کی لَت نے انسانی فکر اور عملی زندگی کو منتشر کر دیا ہے۔ موجودہ علمی و سماجی فضا میں وقت کا ضیاع ایک ایسا مسئلہ بن چکا ہے جس نے فرد، خاندان اور معاشرے، تینوں کی ترقی کی رفتار کو شدید متاثر کیا ہے۔

اسی تناظر میں یہ تحقیق اسلامی نقطۂ نظر سے وقت کی اہمیت کو نئی معنویت کے ساتھ واضح کرتی ہے، اور عصرِ حاضر میں وقت کے ضیاع کے مختلف عوامل کا تجزیاتی جائزہ پیش کرتی ہے۔

اسلامی تصورِ وقت

اسلام میں وقت کا تصور گہرائی، ذمہ داری اور شعور پر مبنی ہے۔ قرآن اور حدیث کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت محض سلسلۂ ایام نہیں بلکہ ایک الٰہی نعمت، امانت اور امتحان ہے۔ اسلام انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ وقت کو اس کے حقیقی مقصد کے مطابق استعمال کرنا دراصل ایمان کا تقاضا ہے۔

قرآنِ کریم میں وقت کا تصور

قرآنِ کریم وقت کی حقیقت کو مختلف اسالیب کے ذریعے انسان کے سامنے لاتا ہے۔ بعض مقامات پر وقت کی قسم کھائی گئی، کہیں رات اور دن کی گردش کو عبرت قرار دیا گیا، اور کہیں انسانی زندگی کے ادوار کو مقصدیت کے ساتھ بیان کیا گیا۔

قرآن میں وقت کے مختلف حصوں کی قسم کھانا اس نعمت کی غیر معمولی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: "وَالْعَصْرِ، إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ "[1] (زمانے کی قسم۔ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے)

مزید ارشاد گرامی ہوتا ہے: "وَ الضُّحٰى (1) وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى (2) "[2] (چڑھتے دن کے وقت کی قسم۔ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے۔)

سورۃ اللیل میں اللہ رب العزت فرماتا ہے: "وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى (1) وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى (2) "[3] (رات کی قسم جب وہ چھا جائے۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو)

قرآنِ حکیم کے پارہ 30 کی سورۃ الفجر میں اللہ تعالیٰ نے فجر کے وقت اور دس راتوں کی قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"وَ الْفَجْرِ (1) وَ لَیَالٍ عَشْرٍ (2) "[4] (صبح کی قسم۔ اور دس راتوں کی)

مذکورہ بالا تمام آیاتِ مبارکہ میں اللہ رب العزت نے فجر، صبح، چاشت، رات، دن اور زمانہ کی قسم کھائی ہے۔ ربِ کائنات کا یہ اصول ہے کہ وہ ہمیشہ کائنات کی اہم ترین اشیاء کی قسم کھاتا ہے۔ لہٰذا ان آیات میں جو اس نے مختلف اوقات کی قسم کھائی ہے کوئی معمولی بات نہیں بلکہ ان کے ذریعے اصل میں ہمیں اس بات کا احساس دلایا جا رہا ہے کہ اپنی زندگی کے اوقات کو معمولی اور حقیر نہ سمجھو، اس کے ایک ایک لمحہ کا تم سے حساب لیا جائے گا۔

وقت کی گردش بطورِ نشانی

قرآن کہتا ہے: "يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ "[5] (اللہ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کیلئے سمجھنے کا مقام ہے) یعنی رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے اور ان کی مسلسل تبدیلی میں اہلِ بصیرت کے لیے بہت بڑی نشانی ہے۔ مختلف مفسرین کے مطابق اس فرمانِ عالیشان کا مقصد یہ ہے کہ وقت کی گردش انسان کو غفلت سے نکال کر فکرمندی، محنت و لگن اور ذمہ داری کی طرف لے کر آتی ہے۔

زندگی کا مقصد اور وقت کا استعمال

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: " اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ "[6] (تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے ؟) یعنی اس دنیا میں کسی بھی انسان کو بغیر کسی مقصد کے پیدا نہیں کیا گیا۔ اس آیت کے تناظر میں اہلِ علم حضرات فرماتے ہیں کہ وقت کا صحیح استعمال اسی صورت میں ممکن ہے جب انسان اپنی زندگی کے مقصد کو صحیح طریقے سمجھے۔

وقت، عبادت اور انسانی شخصیت

اسلام وقت کو روحانی تربیت اور کردار سازی کا بنیادی ذریعہ قرار دیتا ہے۔ نماز پانچ اوقات میں فرض کی گئی، روزہ خاص مہینے اور وقت میں، حج مخصوص دنوں میں اور زکوٰۃ بھی مقررہ مدت کے بعد لازم ہوتی ہے۔ اس ترتیب سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام عبادات کے ذریعے انسان کو وقت کی پابندی سکھاتا ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں وقت کی اہمیت

نبی اکرم ﷺ کی احادیثِ مبارکہ میں وقت کے متعلق وہ جامع ترین اصول ملتے ہیں جو انسان کی انفرادی، اجتماعی، روحانی اور عملی زندگی کو مربوط بناتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف وقت کی قدر و منزلت بیان فرمائی بلکہ متعدد احادیث میں عملی رہنمائی عطا کی ہے کہ کس طرح انسان اپنے وقت کو ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے، اسے بابرکت بنا سکتا ہے، اور اپنی زندگی کو مقصدیت کے ساتھ گزار سکتا ہے۔ احادیث مبارکہ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا پورا نظامِ زندگی وقت کی تنظیم اور اس کے شعوری استعمال کے گرد گھومتا ہے۔

صحت اور فراغت دو بڑی نعمتیں

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ"[7] (دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں صحت اور فراغت)

اللہ تعالیٰ حضرتِ انسان کو جسمانی صحت اور فرصت جیسی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے تو اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نعمتیں ان کے پاس ہمیشہ اور ہر وقت رہیں گی، یہ صرف ان کی خام خیالی ہے۔ جس رب کائنات نے انہیں یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں کسی بھی وقت یہ نعمتیں واپس لے سکتا ہے۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ان نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے ان سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو استعمال میں لایا جائے۔

قیامت کے دن وقت کے متعلق سوال

حضرتِ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

"لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ"[8]

قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا۔

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

"إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاَ تَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَغْرِسْهَا"[9]

اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو تو اگر وہ قیامت برپا ہونے سے پہلے پہلے اسے لگا سکتا ہے تو لگا دے۔

اس حدیثِ مبارکہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وقت کی قدر و قیمت کا کس قدر احساس دلایا ہے کہ اگر قیامت برپا ہونے لگے تو کسی بندے کے پاس بہت مختصر وقت ہی کیوں نہ ہو اُسے چاہئے کہ اس کم سے کم وقت میں بھی کوئی نیکی کا کام کرلے۔

پانچ چیزوں سے پہلے پانچ کی حدیث

عمرو بن میمون اودی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ"[10]

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو اپنے مرض سے پہلے، اپنے مال دار ہونے کو اپنی محتاجی سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنی مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔

یہ حدیث وقت کی قدر کے چند بنیادی پہلو واضح کرتی ہے:

جوانی: سیرت کے ائمہ کے مطابق جوانی وہ وقت ہے جب انسان کی صلاحیتیں عروج پر ہوتی ہیں۔ اس مرحلے میں وقت کو ضائع کرنا دراصل پوری زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

صحت: امام نووی کے مطابق صحت کا وقت عبادت، تعلیم، محنت اور ترقی کے لیے سنہری موقع ہے۔

فراغت: علماء نے یہاں فراغت سے وہ اوقات مراد لیے ہیں جنہیں انسان یا تو ترقی کے لیے استعمال کر سکتا ہے یا لاپرواہی سے ضائع کر سکتا ہے۔

زندگی: یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی نعمت ہے جس کے بارے میں انسان کو جواب دہ ہونا ہے۔

فضول کاموں سے اجتناب

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

" مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ "[11]

کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔

یعنی اچھے مسلمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ فضول کام چھوڑ دے جو اس کے لیے مفید نہیں۔اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام غیر ضروری، بے فائدہ اور لایعنی مشاغل سے دور رہنے کو وقت کے صحیح استعمال کا بنیادی اصول قرار دیتا ہے۔

وقت کی منصوبہ بندی اور بروقت عمل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْ غِنًى مُطْغِيًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ"[12]

سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو، تمہیں ایسے فقر کا انتظار ہے جو سب کچھ بھلا ڈالنے والا ہے؟ یا ایسی مالداری کا جو طغیانی پیدا کرنے والی ہے؟ یا ایسی بیماری کا جو مفسد ہے (یعنی اطاعت الٰہی میں خلل ڈالنے والی) ہے؟ یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل کو کھو دینے والا ہے؟ یا ایسی موت کا جو جلدی ہی آنے والی ہے؟ یا اس دجال کا انتظار ہے جس کا انتظار سب سے برے غائب کا انتظار ہے؟ یا اس قیامت کا جو قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے۔

یعنی نیک اعمال میں جلدی کرو۔اِس حدیث میں وقت کی تاخیر اور ٹال مٹول سے روک دیا گیا ہے، کیونکہ تاخیر اکثر مواقع کے ضیاع کا سبب بنتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا عملی نمونہ

پیغمبرِ اسلام ﷺ کی سیرتِ طیبہ اس بات کا بہترین نمونہ ہے کہ کس طرح وقت کو مقصدیت کے ساتھ استعمال کیا جائے:

آپ ﷺ کے دن اور رات کا نظام باقاعدہ ترتیب پر قائم تھا۔عبادات، تعلیم، دعوت، گھریلو ذمہ داریوں اور سماجی خدمات کے لیے الگ الگ اوقات مقرر تھے۔حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے میانہ روی اور اعتدال کو اپنی سنت قرار دیا، جو وقت کے توازن کا بنیادی اصول ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں وقت کا عملی استعمال

سیرت طیبہ میں درج مثالیں بتاتی ہیں کہ آپ ﷺ کبھی بے مقصد نہیں بیٹھتے تھے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوالات کے جوابات، تعلیمِ دین، فیصلے، سماجی تربیت، یہ تمام کام منظم وقت کے ساتھ ہوتے تھے۔آپ ﷺ نے بچوں، نوجوانوں اور بڑوں کی تعلیم کے لیے وقت کی مختلف تقسیم رکھی تھی۔

احادیثِ مبارکہ کا یہ مجموعی پیغام واضح کرتا ہے کہ وقت اللہ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے جس کے صحیح استعمال پر انسان کی دنیاوی کامیابی اور آخرت کی نجات دونوں کا انحصار ہے۔نبی کریم ﷺ کی عملی زندگی وقت کے شعوری استعمال، منصوبہ بندی، توازن اور بابرکت کارکردگی کا کامل نمونہ ہے۔

صحابہ کرامؓ اور سلفِ صالحین کا طرزِ عمل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلفِ صالحین نے وقت کی قدر و قیمت کو محض الفاظ تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے اپنی روزمرہ زندگی کا عملی محور بنایا۔ان کے اعمالِ روزمرہ، نظامِ عبادت، تعلیمی محافل اور حکمرانی کے طریقے سب اس بات کے متقاضی تھے کہ وقت کا ہر لمحہ بامقصد اور منظم ہو۔ذیل میں اس عظیم ورثہ کی تفصیل دی جا رہی ہے، تاکہ آج کے قاری کو عملی نمونے اور ان سے اخذ کیے جانے والے اسباق واضح ہوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے:

أني لأمقت الرجل أن أراه بارغًا، ليس بي شيء من عمل الدنيا ولا عمل الآخرة[13]

بے شک مجھے اس فارغ شخص سے نفرت ہے جسے کسی دنیاوی اور اخروی عمل کی پرواہ نہیں۔

حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول کس قدر احساس سے بھرپور ہے کہ انسان عمر کے ایک سال گزر جانے پر جشن مناتا ہے، مگر یہ نہیں سوچتا کہ ہر گزرتا لمحہ اسے انجام کے قریب تر کر رہا ہے۔اصل جشن تو اس زندگی کا ہے جو مقصد اور ذمہ داری کے ساتھ گزری ہو، ورنہ غفلت میں بیتے سال تو جشن نہیں بلکہ محاسبے اور توبہ کے قابل ہوتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ وقت کے زیاں پر دل میں درد جاگنا چاہیۓ، مگر ہم ضائع شدہ عمر پر بھی مسرت کے دیپ جلاتے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق ؓ اور ترجیحاتِ اوقات

حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی زندگی اخلاص، سہولت اور مربوط نظم کی غمازی کرتی ہے۔ آپ حجت و عمل میں جلوہ افروز تھے اور عوامی ذمہ داریوں کو ذاتی عبادت کے ساتھ متوازن رکھا کرتے تھے۔ حالاتِ جنگ و امن میں آپ نے فوراً فیصلے کیے، مشاورت کو اہمیت دی اور مالیاتی و سماجی امور میں وقت کی پابندی کا نمونہ رکھا۔ سیرت نگار اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ آپ کے پاس وقت کے انتظام کا ایسا طریقہ تھا جس نے امت کو بحرانوں میں بھی منظم رکھا۔[14]

حضرت عمر ؓ اور نظمِ وقت

حضرت عمر فاروق ؓ اپنی خلافت میں وقت کی قدر و قیمت کے سب سے بڑے نمونہ تھے۔ آپ نے عدالتی اوقات مقرر کیے، بازاروں کی نگرانی کے باقاعدہ اوقات طے کیے، اور دیوانی و مالیاتی نظام میں ایسی وقتی ترتیب قائم کی جس سے حکومتی کارکردگی میں غیر معمولی سرعت پیدا ہوئی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ "دنیا و دین کی بھلائی وقت کے صحیح استعمال میں ہے۔" اور آپ کی عملی زندگی نظم، سرعت اور وقت کی پابندی کا بہترین نمونہ ہے۔ تاریخ اسلام میں ان کا دور بجا طور پر انتظامی نظم و ضبط اور وقت کی قدر کا روشن دور کہلاتا ہے۔[15]

حضرت عثمان غنی ؓ اور وقت کی قدر و منزلت

حضرت عثمان غنی ؓ وقت کے انتہائی قدردان تھے۔ آپ اپنی عبادات، ذمہ داریوں اور حکومتی امور کو مقررہ اوقات کے ساتھ بہترین ترتیب کے تحت انجام دیتے تھے۔ آپ کی راتیں تلاوتِ قرآن میں گزرتیں اور دن کا زیادہ حصہ امت کی ضرورتوں کے لیے وقف ہوتا تھا۔ سیرت نگار لکھتے ہیں کہ آپ قرآنِ مجید کی مکمل قراءت ایک رات میں فرما لیتے تھے، جو آپ کے وقت کے بھرپور استعمال اور عبادت میں کمال محنت کی علامت ہے۔ خلافت کے دوران آپ نے مالیاتی اور انتظامی امور میں ایسا نظم قائم کیا جس کے تحت امورِ حکومت وقت کے ضابطے کے ساتھ انجام پاتے تھے۔[16]

حضرت علی المرتضیٰ ؓ اور نظام الاوقات

حضرت علی ؓ کی زندگی علم، عدل اور ذمہ داری کے ایسے حسین امتزاج سے عبارت ہے جس میں وقت کی حرمت نمایاں جھلکتی ہے۔ آپ ؓ فرماتے تھے: " ثَمرَةُ الإضاعَةِ النَّدامةُ" یعنی وقت ضائع کرنے کا پھل پچھتاوا ہے۔ خلافت کے دوران آپؓ نے عدالتی و انتظامی نظام میں فوری فیصلوں، مشاورت اور عوامی حقوق کی ادائیگی میں غیر معمولی سرعت اختیار کی۔ نہج البلاغہ میں آپؓ کے خطبات وقت کی اہمیت، فرصت کے صحیح استعمال اور دنیاوی ذمہ داریوں کو عبادی شعور کے ساتھ ادا کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔[17]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا: تعلیمی و گھریلو ترتیب

حضرت عائشہؓ نے گھر کو ایک ایسی تعلیمی جگہ بنایا جہاں حدیث، فقہ اور اخلاقی تربیت کا وقت مخصوص کیا جاتا تھا۔ آپؓ نے حفظِ احادیث اور تدریس میں وقت کی قید رکھی تاکہ نقل و روایت میں نظم اور معیار قائم رہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ خانگی نظم و ترتیب بھی امتِ مسلمہ کی تعلیمی قوت کا اہم جزو ہے۔[18]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماعی ضابطۂ عمل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت نے اجتماعی وقت کے مؤثر استعمال کے بے شمار عملی طریقے اپنائے۔ مشاورتیں مقررہ اوقات میں ہوتیں، عبادات کا اجتماعی معمول ہوتا تھا، اور علمی حلقے معین اوقات پر جمع ہوتے تھے۔ معاشرتی امور میں اس طرح کی تقسیمِ اوقات نے ٹکراؤ اور وقت کے فضول استعمال کو کم کیا، اور اجتماعی فیصلوں میں تیزی و شفافیت لائی۔ اس سلسلے کی متعدد تاریخی و فقہی روایات مختلف کتب سیر و اعلام میں موجود ہیں۔

سلف صالحین: خلوتِ فرد، محنتِ شبانہ اور توازن

تابعین اور سلف صالحین نے وقت کو اصلاحِ نفس، علمی ارتقاء اور عملی دعوت کا بنیادی سرمایہ سمجھا۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ کی خلوت و محاسبۂ نفس، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی شب و روز علمی محنت، اور ابن القیمؒ کی وقت کے ضیاع پر تنبیہات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ ان بزرگوں نے چھوٹے چھوٹے اوقات کو جمع کر کے عظیم علمی و روحانی نتائج پیدا کیے۔ کتبِ تراجم و زہد میں ان کے روز مرہ معمولات، علمی مجالس کے اوقات، تہجد و ذکر کے اہتمام، اور وقت کی حفاظت کے فضائل کثرت سے مذکور ہیں، جو اس بات کا عملی ثبوت ہیں کہ امت کی فکری و اخلاقی تعمیر وقت کے منظم استعمال ہی سے ممکن ہے۔[19]

عملی اسباق برائے معاصر دور

قرآن وسنت کی تعلیمات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اسلاف کی عملی مثالوں سے درج ذیل قابلِ عمل رہنما اصول حاصل ہوتے ہیں جنہیں آج کے موجودہ دور میں وقت کے استعمال کو مؤثر بنانے کے لئے منتظمین، اساتذہ، والدین اور قائدین اپنا سکتے ہیں۔

واضح ترجیحات کا تعین: روزانہ کے کاموں کو اہمیت کے مطابق رینک کریں۔عبادت، علم، کسبِ معاش، اور خاندانی فرائض۔

اوقات کا تعین : ہر اہم سرگرمی کے لیے خاص وقت مختص کریں،مثال کے طور پر تعلیم صبح یا شام کے مقررہ اوقات میں رکھی جائے۔

مختصر و نتیجہ خیز محافل: اجتماعات اور میٹنگز کی مدت محدود کریں تاکہ گفتگو نتیجہ خیز رہے اور وقت ضائع نہ ہو۔

انتظامی ڈھانچے میں وقت کی حرمت: مساجد، مدارس،جامعات اور اداروں میں کام کے اوقات واضح اور قابلِ عمل ہوں۔قائدین کو وقت کی خلاف ورزی پر اصلاحی نظام وضع کرنا چاہیے۔

فراغت کو بابرکت بنائیں: مشغلہ یا تفریح کے اوقات کو ذہنی و جسمانی تندرستی کے مطابق تقسیم کریں اور فراغت کے کچھ حصوں کو مطالعہ، ہنر یا خدمتِ خلق کے لیے مختص کریں۔

تسلسل و تربیت: بچوں اور نوجوانوں کو وقت کی پابندی سکھائیں۔روٹین اور عادت وقت کی قدر کا سب سے بڑا تعلیمی ذریعہ ہیں۔

ان نکات سے واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام اور سلف صالحین کا طرزِ عمل صرف تاریخی قدامت نہیں بلکہ عصری مسائل کا عملی حل بھی پیش کرتا ہے۔اگر امتِ مسلمہ ان اصولوں کو اپنے تعلیمی، سماجی اور ادارہ جاتی ڈھانچوں میں نافذ کرے تو وقت کے ضیاع میں خاطر خواہ کمی لائی جا سکتی ہے۔

عصر حاضر میں وقت کے ضیاع کے اسباب

عصر حاضر کی تیز رفتار زندگی میں وقت کے ضیاع کے اسباب پہلے سے کہیں زیادہ پیچیدہ، گہرے اور وسعت پذیر ہو چکے ہیں۔جدید سہولیات نے جہاں انسانی زندگی کے کئی پہلو آسان کیے ہیں، وہیں انہی سہولیات نے انسان کو ایسی مشینری اور ڈیجیٹل مصروفیات میں جکڑ دیا ہے جنہوں نے وقت کی برکت کو کم کر دیا ہے۔ذیل میں ان اسباب کو تفصیل سے پیش کیا جاتا ہے:

ڈیجیٹل مصروفیات اور موبائل ایڈیکشن

اسمارٹ فون، سوشل میڈیا، ویڈیو پلیٹ فارمز، گیمنگ اور نوٹیفکیشنز کے لامتناہی سلسلے نے ذہنی یکسوئی کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔عالمی رپورٹس کے مطابق نوجوان روزانہ اوسطاً 3 سے 6 گھنٹے صرف سوشل میڈیا پر گزارتے ہیں۔یہ عمر کا سرمایہ ہے جو بظاہر معمولی محسوس ہوتا ہے مگر سالانہ حساب سے سینکڑوں گھنٹوں کا ضیاع بنتا ہے۔اسلامی تعلیمات اس طرح کے لایعنی مشاغل سے بچنے کی سخت تاکید کرتی ہیں۔

زندگی کے مقاصد کا ابہام اور ترجیحات میں بے ترتیبی

جب انسان کے سامنے واضح مقصد نہ ہو تو اس کی روزمرہ ترجیحات انتشار کا شکار ہو جاتی ہیں۔اسلام نے انسان کو ایک واضح پیغام دیا ہے کہ دنیا کی زندگی آخرت کی کھیتی ہے اور ہر لمحہ جواب دہی کے احساس کے ساتھ بسر ہونا چاہیے۔مقصد کے بغیر وقت ضائع ہونا فطری ہے، اسی لیے قرآن "وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ" جیسی اصولی رہنمائی دیتا ہے۔

ٹال مٹول، کاہلی اور بد نظمی

وقت کا ایک بڑا ضائع کن عنصر ٹال مٹول ہے۔انسان ایسے کام جنہیں فوراً نمٹانا چاہیے، انہیں بلا وجہ مؤخر کرتا رہتا ہے۔اس عمل سے نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ ذہنی پریشانی بھی بڑھتی ہے۔سلف صالحین کے ہاں اس کی کوئی گنجائش نہیں ملتی۔امام شافعی رحمہ اللہ کا مشہور قول ہے: "الوقت كالسيف إن لم تقطعه قطعك" یعنی وقت تلوار ہے، اگر تم اسے نہ کاٹو تو وہ تمہیں کاٹ دے گا۔

غیر ضروری سماجی میل جول اور بے مقصد محافل

ہماری معاشرت میں گھنٹوں طویل محفلیں، بے فائدہ گپ شپ، غیر ضروری تقریبات، اور سوشل روایات وقت کے ضیاع کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔نبی کریم ﷺ نے ایسے اجتماعات کی مذمت فرمائی جن میں کوئی خیر اور فائدہ نہ ہو۔حدیثِ مبارکہ ہے: "من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه" یعنی اچھے مسلمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ غیر ضروری اور بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دے۔

ادارہ جاتی غیر منظم ماحول اور وقت دشمن سرگرمیاں

دفاتر، مدارس ،جامعات اور کاروباری اداروں میں غیر ضروری میٹنگز، غلط پلاننگ، غیر تعمیری گفتگو اور غیر منظم کاموں کی رفتار وقت کے ضیاع کے سب سے بڑے اسباب میں سے ہیں۔دینِ اسلام کی تعلیمات ہر کام میں سنجیدگی، محنت اور دیانت کی تعلیم دیتی ہیں، مگر بد قسمتی سے ادارہ جاتی ثقافت میں غیر سنجیدہ سرگرمیوں نے وقت کی برکت ختم کر دی ہے۔

ذہنی دباؤ، فکری خلفشار اور سٹریس

نفسیاتی دباؤ بھی وقت کے ضیاع کی بڑی وجہ ہے۔جب انسان ذہنی طور پر بکھرا ہوا ہو تو نہ وہ یکسوئی سے سوچ پاتا ہے اور نہ کاموں کو بروقت انجام دے پاتا ہے۔قرآن مجید "أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ" (دلوں کا چین اللہ کا ذکر ہے)میں سکون کا فارمولا بیان کرتا ہے، اور یہی سکون انسان کو مؤثر وقت سازی کی طرف لاتا ہے۔

معاشی دباؤ اور بے ہنگم مصروفیات

عصرِ حاضر میں تیز رفتار معاشی دوڑ نے انسانی زندگی سے ٹھہراؤ ختم کر دیا ہے۔لوگ دن بھر کام کی دوڑ میں رہتے ہیں، مگر اس دوڑ میں کئی غیر ضروری مصروفیات ان کے وقت کا بڑا حصہ کھا جاتی ہیں۔اسلام اعتدال اور توازن کا دین ہے، جس کا ایک بنیادی اصول وقت کی حفاظت ہے۔

خلاصہ

وقت کے ضیاع کے یہ اسباب پوری مسلم معاشرت کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔جب تک ان کی درست تشخیص نہیں ہوگی، اسلامی ماڈل آف ٹائم مینجمنٹ پر عمل بھی مؤثر نہیں ہو سکتا۔اگلے پوائنٹس میں انہی اسباب کے حل، قرآن و سنت کے اصولوں اور عصرِ حاضر کی عملی حکمت عملیوں پر تفصیلی گفتگو کی جائے گی۔

وقت کے مؤثر استعمال کے اسلامی اصول قرآن و سنت کی روشنی میں

اسلام نے وقت کو محض ایک بہتا ہوا بہاؤ نہیں سمجھا بلکہ اسے زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ قرار دیا ہے۔قرآن مجید، احادیثِ نبویہ، خلفائے راشدین اور سلف صالحین کے اقوال و افعال میں وقت کے انتظام کے بڑے واضح اصول موجود ہیں۔یہ اصول نہ صرف روحانی تربیت کا حصہ ہیں بلکہ آج کے جدید سماجی و پیشہ ورانہ نظاموں کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ذیل میں وقت کے مؤثر استعمال کے اہم اسلامی اصول تحقیقی انداز میں پیش کیے جاتے ہیں۔

وقت ایک امانت ہے، جواب دہی کے احساس کا اصول

اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کو عطا کیے گئے تمام وسائل، صلاحیتیں اور عمر اللہ کی دی ہوئی امانت ہیں، جن کا حساب لیا جائے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے قدم قیامت کے دن اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں، یہاں تک کہ اُس سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔اُن میں سے ایک چیز "عمر کس کام میں گزاری؟"

یہ حدیث وقت کے بارے میں جوابدہی کے اصول کو واضح کرتی ہے۔جس معاشرے میں جواب دہی کا احساس پیدا ہو جائے، وہاں وقت کا ضیاع کم سے کم ہو جاتا ہے۔

وقت کی قدر کا اصول ،قرآن کی قسمیں

قرآنِ کریم نے انسانی توجہ وقت کی طرف مبذول کروانے کے لیے متعدد مقامات پر وقت کی قسم کھائی ہے:

وَالْعَصْرِ ، وَالضُّحَى ، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ، وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ

مفسرینِ کرام کے مطابق قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا مختلف مقامات پر وقت کی قسم کھانا اس کی اہمیت کا اعلان ہے۔یہ ایک اصولی پیغام ہے کہ ایک بندہ مؤمن اپنے اوقاتِ کار کو معمولی نہیں سمجھتا۔

مقصدیت اور واضح ترجیحات کا اصول

اسلام انسان کو بے مقصد زندگی کے بجائے مقصدیت سکھاتا ہے۔

قرآنِ مجید میں رب العزت فرماتا ہے: "أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا" (المؤمنون: 115)

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تمھیں بے کار پیدا کیا ہے؟

اسلامی تصورِ مقصدیت وقت کے صحیح استعمال کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔جس فرد اور قوم کے مقاصد واضح ہوں، اس کے وقت کا ضیاع کم ہوتا جاتا ہے۔

توازن کا اصول :عبادت، کام اور آرام

اسلام انتہاپسندی اور افراط و تفریط سے منع کرتا ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"وَإِنَّ لِجَسدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا" (بے شک تیرے جسم اور تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے۔(صحیح بخاری)

اس حدیث میں زندگی کی تین بنیادی جہتوں عبادت، جسمانی آرام، اور خاندان کے حقوق کا اعتراف ہے۔وقت کا بہترین انتظام اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب زندگی کے تمام پہلوؤں میں اعتدال اور توازن قائم ہو۔

تنظیم وترتیب کا اصول :سیرتِ نبوی کا عملی ماڈل

نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی نظم و ضبط کا عملی نمونہ ہے۔چاہے دعوت کا مرحلہ ہو،جہاد کی حکمت عملی،مسجد نبوی کی تعمیر،یا اہل خانہ کے معمولات اور کاموں کی بہترین ترتیب،بروقت عمل اور ہر معاملے میں واضح منصوبہ بندی نظر آتی ہے۔اسلامی اصول یہ ہے کہ مؤمن کبھی بے ترتیب اور بد نظمی کا شکار نہیں ہوتا۔

نیک کاموں میں سبقت کا اصول

قرآن کا واضح حکم ہے:"فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ" (نیکیوں میں سبقت کرو۔)

یہ آیت وقت کے صحیح استعمال کے دو اہم ستون بیان کرتی ہے،ایک نیک اور فائدہ مند کام میں تاخیر نہ ہو اور دوسرا صرف سوچنے کے بجائے عمل کو ترجیح دی جائے۔اسلامی اخلاقیات میں تاخیر اخلاقی کمزوری سمجھی جاتی ہے۔

وقت کی حفاظت کا اصول

اسلام نے لایعنی، بے مقصد اور وقت ضائع کرنے والی سرگرمیوں سے سختی سے منع کیا ہے۔حدیث شریف میں وارد ہوا ہے:

"وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ، وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ"[20] (اور تمہارے لیے قیل وقال، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے۔)

علماء نے مال کے ضیاع کے ساتھ وقت کے ضیاع کو بھی شامل کیا ہے، کیونکہ وقت مال سے زیادہ قیمتی ہے۔مسلمان کے اوقات کی حفاظت کا اصول یہی ہے کہ وہ خود کو غیر ضروری محفلوں، سوشل میڈیا کے بے فائدہ استعمال، طویل بیکار گفتگو اور لغوی مشاغل سے محفوظ رکھے۔

نیت کی درستگی اور اخلاص کا اصول

نیت وقت کی برکت کا اصل راز ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ "[21] (اعمال کا دارومدار نیت پر ہے)

نیت درست ہو تو وقت کم ہونے کے باوجود اس میں اللہ برکت ڈال دیتا ہے۔اسی لیے اسلامی وقت سازی میں "برکت" ایک مرکزی تصور ہے، جو اخلاص کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔

مشاورت، حکمت اور دور اندیشی کا اصول

قرآن نے اہلِ عقل کی ایک نشانی یہ بیان کی ہے:"وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ"[22] (اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے)

مشاورت انسان کو ایسا فیصلہ کرنے کے قابل بناتی ہے جس میں وقت کم ضائع ہو اور نتیجہ زیادہ مؤثر ہو۔بڑی شخصیات ہمیشہ مشورے سے کام کرتی ہیں، کیونکہ یہ وقت، توانائی اور صلاحیت دونوں کی بچت ہے۔

محاسبہ کا اصول

حضرتِ عمرؓ کا قول ہے:"حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا"[23] (اپنے نفس کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے)

مسلمان اپنے وقت، اعمال اور ترجیحات کا روزانہ جائزہ لیتا ہے۔یہ عمل فرد کو غلط سمت میں جانے سے بچاتا ہے اور وقت کا نقصان کم سے کم کر دیتا ہے۔

خلاصہ

اسلام کے بیان کردہ یہ اصول ایک جامع، توازن یافتہ، روحانی اور عملی نظام وقت پیش کرتے ہیں۔آج کی دنیا میں جہاں وقت کے ضیاع کے بے شمار اسباب موجود ہیں، اسلامی اصول مؤثر ٹائم مینجمنٹ کا ایک مکمل اور قابلِ عمل ماڈل فراہم کرتے ہیں۔اگر کوئی فرد یا معاشرہ ان اصولوں کو اختیار کر لے تو اس کی پیداواریت بڑھ جاتی ہے،ذہنی سکون نصیب ہوتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں برکت پیدا ہوتی ہے۔

وقت اور انسانی شخصیت کی تکمیل

وقت انسان کی شخصیت سازی، اخلاقی تربیت اور ذہنی نشوونما کا بنیادی سرمایہ ہے۔انسان کی کامیابی و ناکامی، اس کی عادات، اس کا نظم و ضبط، اس کا کردار اور اس کی فکری پختگی،سب کچھ وقت کے بہترین استعمال یا بدانتظامی سے جنم لیتے ہیں۔زندگی میں کوئی بھی صلاحیت فطری استعداد کے ساتھ پیدا ہو سکتی ہے، مگر اس کی نشوونما اور تکمیل کا انحصار مکمل طور پر وقت کی درست تقسیم پر ہے۔

وقت اور عادات

اچھے یا بُرے اعمال مستقل مزاجی سے جنم لیتے ہیں، جبکہ مستقل مزاجی وقت کی پابندی سے وجود میں آتی ہے۔وہ طالب علم جو ہر روز چند گھنٹے مطالعہ کے لیے مخصوص کرتا ہے، اس کی علمی صلاحیت بڑھتی ہے۔اسی طرح جو شخص ہر دن کچھ لمحے اپنی اصلاحِ احوال پر صرف کرتا ہے، اس کی اخلاقی شخصیت بہتر ہوتی جاتی ہے۔

وقت اور مہارتوں کی تعمیر

دنیا کی کوئی مہارت چاہے وہ لکھنے کی ہو، بولنے کی، انتظامی صلاحیت کی، یا کسی فنی ہنر کی، وقت لگائے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ مسلسل مشق، روزانہ کا معمول، اور وقت کی پابندی انسان کو ابتدائی درجے سے اعلیٰ درجے کی مہارت تک لے جاتے ہیں۔

وقت اور اخلاقی تربیت

قرآنِ کریم میں "وَالعَصر" کی قسم اسی لیے ہے کہ وقت ہی انسان کی اخلاقی کامیابی اور ناکامی کا میزان ہے۔صبر، سچائی، نیکی کی دعوت، برائی سے روکنا، یہ سب وہ اوصاف ہیں جو وقت کے مستقل استعمال سے شخصیت میں راسخ ہوتے ہیں۔

وقت اور نظمِ زندگی

وقت کا صحیح استعمال انسان میں نظم و ضبط پیدا کرتا ہے۔مثلاً نمازوں کا وقت پر ادا کرنا، روزمرہ امور کی پلاننگ، نیند و آرام کی باقاعدگی

یہ سب انسان کو ایک مضبوط، مطمئن اور مؤثر شخصیت بناتے ہیں۔

وقت اور خود اعتمادی

جب انسان وقت کو ضائع نہیں ہونے دیتا اور روزانہ کچھ نہ کچھ ضروری کام مکمل کرتا ہے تو اس میں ایک اندرونی اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

یہی اعتماد اسے مزید بڑے کاموں کی طرف لے جاتا ہے۔

نتائج

☆اسلام میں وقت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جس پر قرآن و حدیث میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔

☆وقت انسان کی دنیا و آخرت کی کامیابی کا اصل سرمایہ ہے۔

☆وقت کا ضیاع انسان کی صلاحیتوں کے زوال اور اخلاقی کمزوری کا سبب بنتا ہے۔

☆عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا، غیر ضروری مصروفیات اور بے مقصد مشاغل کے باعث وقت کا ضیاع ایک بڑا سماجی بحران بن چکا ہے۔

☆وقت کی درست پلاننگ شخصیت، اخلاق، مہارت اور نظمِ زندگی کو مضبوط کرتی ہے۔

☆جن معاشروں نے وقت کی قدر کو سمجھا، وہ علمی، صنعتی اور معاشی میدانوں میں کامیاب ہوئے، جبکہ وقت کے ضیاع نے بہت سے معاشروں کو زوال کا شکار کر دیا۔

☆وقت کا سب سے مؤثر استعمال یہی ہے کہ انسان اپنی ترجیحات واضح کرے اور اپنے اہداف کے مطابق وقت تقسیم کرے۔

سفارشات

روزانہ کے معمولات کا ایک واضح اور قابلِ عمل پلان بنایا جائے اور اس پر پابندی کی جائے۔

موبائل، ٹی وی اور سوشل میڈیا کے استعمال میں مناسب حد مقرر کی جائے۔

دینی اور اخلاقی تربیت کے لیے روزانہ کم از کم 30 منٹ لازماً مختص کیے جائیں۔

طلبہ میں وقت کی اہمیت کے فروغ کے لیے لیکچرز، ورکشاپس اور عملی سرگرمیاں منعقد کی جائیں۔

ہوم ورک، مطالعہ اور مہارت سازی کا باقاعدہ اور منظم نظام قائم رکھا جائے۔

ٹائم مینجمنٹ کو نصاب اور تربیتی سرگرمیوں کا ایک لازمی حصہ بنایا جائے۔

بچوں کو وقت کی مؤثر تقسیم عملی مشقوں کے ذریعے سکھائی جائے۔

گھروں اور اداروں میں ٹی وی و موبائل کے بے جا استعمال کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

بچوں کے روزانہ معمولات کی مثبت نگرانی اور رہنمائی کو یقینی بنایا جائے۔

اداروں میں وقت کی پابندی، نظم اور کارکردگی کی بنیاد پر ترقی کا نظام مضبوط کیا جائے۔

سستی، تاخیر اور بدنظمی کے لیے زیرو ٹالرنس پالیسی اپنائی جائے۔

سب سے اہم دینی نقطۂ نظریہ ہے کہ عبادات کے اوقات کی پابندی سے وقت کے احترام کی تربیت فطری طور پر ہوتی ہے، اس شعور کو عام کیا جائے۔

حوالہ جات:

---

[1] العصر: 1،2

[2] الضحی : 1،2

[3] اللیل : 1،2

[4] الفجر : 1،2

[5] النور : 44

[6] المؤمنون : 115

[7] سنن ترمذی، کتاب الزھدعن رسول اللہ ،حدیث : 2304

[8] سنن ترمذي،كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ،حديث: 2417

[9] الادب المفرد،کتاب،حدیث: 479

[10] مشکوۃ المصابیح،کتاب الرقاق،حدیث: 5174

[11] سنن ترمذي،كتاب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم،حديث: 2317

[12] سنن ترمذي،كتاب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم،حديث: 2306

[13] ابن ابي شيبة، المصنف، 7 : 108، رقم : 34562

[14] ابنِ ہشام، السیرۃ النبویہ، جلد 2، ص 92،89: جلد 3، ص 320

[15] الطبری، تاریخ الرسل والمملوک، جلد 3، صفحہ 232-238

[16] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، جلد 3، ص 50-55

[17] نہج البلاغہ، خطبہ 23؛ حکمت21/ابن کثیر، البدایہ والنہایہ،جلد 7،ص 291-300

[18] ابن کثیر،البدایہ والنہایہ، جلد 8، ص 90-95

[19] روضة العقلاء لابن حبان/الفوائد لابن القيم/مناقب الشافعی للبیہقی/حلية الأولياء لأبي نعيم/صفة الصفوة لابن الجوزی/تاریخ بغداد، للخطيب البغدادي

[20] صحيح مسلم، كتاب الأقضية، حديث: 4483

[21] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، حديث: 4927

[22] الشوریٰ : 38

[23] سنن ترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث: 2459